بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۳۰ رماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۹ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۷۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۸ رماہ وفا۔ آج پونے چھ بجے شام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو کل سے درد نقرس کی تکلیف ہے۔ آج صبح کچھ کم تھی۔ مگر بعد دوپہر پھر زیادہ ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کو حرارت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

قادیان ۲۹ رماہ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو چند دن سے پاؤں میں نقرس کے درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے متعلق شملہ سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انہیں کل کچھ چوٹ آگئی۔ جس کی وجہ سے سخت کمزوری ہو گئی۔ اور حالت خطرناک ہو گئی تھی۔ یہاں سے تار دینے پر بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طبیعت کل سے کچھ بہتر ہے۔ احباب حضرت نواب صاحب کی کامل صحت کے لئے دعائیں کریں۔

...زادی امۃ الحکیم سلمہا اللہ تعالےٰ کو پھوڑوں کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے بخار...

مدیر "شہباز" کی نہ صرف احمدیت کے عقائد سے بلکہ تعلیم اسلام سے بھی ناواقفیت

(۲)

مدیر "شہباز" نے "سنو کچھ ہم بھی کہتے ہیں" کے اعلان کے بعد جو کچھ کہا۔ اس کے متعلق ہم گزشتہ پرچہ میں بتا چکے ہیں۔ کہ وہ سراسر احمدیت کی تعلیم سے ناواقفیت پر مبنی یا پھر غلط بیانی کا مرقع ہے۔ اسی سلسلہ میں ہم کچھ اور بھی کہنا چاہتے ہیں۔

"شہباز" لکھتا ہے۔ "قادیانی نہ صرف ختم نبوت کے منکر ہیں۔ بلکہ نبوت کو وہبی نہیں بلکہ کسبی چیز سمجھتے ہیں۔ حال ہی میں حضرت خلیفہ قادیان نے نبوت کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اگر اسے وہبی چیز سمجھا جائے۔ تو یہ نبی کے کمال کی تعریف نہ ہوگی۔ ان کے نزدیک نبی ہر شخص بن سکتا ہے۔ اور ان کا عقیدہ ہے۔ کہ اگر کسب کمال کے ذریعہ کوئی شخص آنحضرت سرور کائنات سے بھی بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ نے ابھی ترقی کا دروازہ بند نہیں کیا"۔

ختم نبوت کے متعلق بانی سلسلہ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تعلیم دی ہے۔ اس کی کسی قدر وضاحت ہم گزشتہ پرچہ میں کرتے ہوئے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو شان اور عظمت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ آپ کی بعثت کے بعد نبوت کا انعام بند نہ ہو۔ بلکہ آپ کی وساطت اور آپ کی غلامی کے صدقے حاصل ہو سکے۔

اب یہ بتاتے ہیں۔ کہ ہمارے متعلق یہ بیان سراسر غلط ہے۔ کہ ہم "نبوت کو وہبی نہیں کسبی چیز سمجھتے ہیں"۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صاف اور واضح الفاظ میں فرما چکے ہیں۔ کہ "نبی کا شارع ہونا شرط نہیں یہ صرف موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں"۔ پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فیصلہ ہے۔ تو کوئی شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھ کر کیونکر احمدی کہلا سکتا ہے اور یہی افسوس ہے کہ "شہباز" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ سرتاپا نادرست ہے۔ اور حضور کا ایک تازہ مکتوب ہی جو ۲۷ جولائی کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے۔ اس کی تردید کے لئے کافی ہے۔ اس میں حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"کیا نبوت موہبت ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ بلا استحقاق کے نبوت ملتی ہے ... اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ یہ ہے تو موہبت مگر ملتی مستحق کو ہے۔ میرا یہ دعوےٰ ہے کہ اگر بلا استحقاق ملتی ہے تو نعوذ باللہ من ذالک ہو سکتا ہے کہ عمل میں تو ابوجہل اعلیٰ ہو مگر خدا تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت دے دی۔ اگر یہ درست نہیں تو پھر استحقاق کے بعد یہ موہبت ہے۔ جب یہ ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو ملا۔ آپ کے زور عمل سے ملا۔ نہ کہ دوسروں کو خدا تعالےٰ نے جبراً محروم رکھا۔ جب جبراً محروم نہیں رکھا۔ تو ہر شخص سے کہا جا سکتا ہے کہ تمہارے لئے راستہ بند نہیں۔ تم زور لگا کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ سکتے ہو تو بڑھ کر دکھاؤ۔ "سکتا ہے" کے یہ معنی نہیں کہ امکاناً بڑھ سکتا ہے۔ جب خدا تعالےٰ نے خود سید ولد آدم آپ کو کہہ دیا۔ تو امکان کہاں رہا؟"

یہ الفاظ "شہباز" کے ایک ایک لفظ کی تردید کر رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ "شہباز" نے یا تو کوتاہ فہمی سے یا پھر دیدہ دانستہ ایسی باتیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کی ہیں۔ جو سراسر غلط ہیں۔

"شہباز" نے "مفتی" اسلام کا منصب اختیار کرتے ہوئے نہ صرف ہمارے عقائد کے متعلق سخت ناانصافی سے کام لیا ہے۔ بلکہ اسلام کے متعلق بھی افسوسناک ناواقفیت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ مثلاً لکھا ہے "کوئی نبی شریعت کے بغیر آتا ہی نہیں۔ نبی ہوگا تو اس کی شریعت بھی ہوگی"۔ حالانکہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ کا یہ کلام موجود ہے۔ کہ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدًی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار۔ یعنی ہم نے تورات اتاری جس میں نور اور ہدایت تھی۔ اس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتے تھے وہ انبیاء جو اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار تھے۔ ان لوگوں کے لئے جو یہودی ہوئے اور ربانیوں اور علماء کے لئے۔

ظاہر ہے کہ توریت خدا تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام پر اتاری جو بنی اسرائیل کے لئے شریعت تھی گویا بنی اسرائیل کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت کی شکل میں شریعت اتاری گئی۔ اس کے بعد امت موسوی میں جو نبی آئے۔ مثلاً حضرت ہارون۔ حضرت یحییٰ۔ حضرت زکریا علیہم السلام ان پر کوئی شریعت نہ اتری۔ اور وہ توریت کے ذریعے ہی اختلافی امور کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر ہر نبی شریعت لاتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی اپنی اتاری ہوئی شریعت کے رُو سے فیصلے نہ کرتے تھے۔

ایڈیٹر غلام نبی

... صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

بلکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت کے رو سے کرتے تھے۔ یہی اور صرف یہی وجہ ہے۔ کہ وہ شریعت لائے ہی نہیں تھے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو بنی اسرائیل میں قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور اسی شریعت کے رو سے بنی اسرائیل کے فیصلے کرتے تھے۔ غیر احمدی علماء بھی اس آیت کے یہی معنے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ "بے شک ہم ہی نے تورات نازل کی جسمیں ہر طرح کی ہدایت اور نور ایمان ہے۔ خدا کے فرمانبردار بندے انبیاء بنی اسرائیل اسی کے مطابق یہودیوں کو حکم دیتے چلے آئے ہیں" مرزا حیرت صاحب دہلوی نے اپنی حمائل میں اس کے معنی یہ لکھے ہیں: "بیشک ہمنے تورات موسیٰ پر اتاری ہے۔ اسمیں لوگوں کی ہدایت ہے۔ اور ایک نور ہے جس کے ذریعہ سے ہمارے فرمانبردار پیغمبر یہود کیلئے ان کے مقدمات میں فیصلے کیا کرتے تھے"۔

غرض یہ آیت نص صریح ہے اس بارے میں کہ شریعت کا لانا ہر نبی کیلئے ضروری نہیں۔ اور نبی کا شارع ہونا شرط نہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ بغیر شریعت کوئی نبی ہوتا ہی نہیں اسلام کی تعلیم سے ناواقفیت کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔

مدیر شہباز "اپنے میدان عمل کو چھوڑ کر اگر مذہبی امور میں دخل دینا چاہیں تو انہیں اس بارے میں کچھ نہ کچھ واقفیت اور اہلیت پیدا کرکے دخل دینا چاہیے۔"

پیغامیوں کی فتنہ پردازی کے خلاف قراردادیں

(۴)

۲۱ جولائی بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ جہلم کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ جہلم کا یہ اجلاس "پیغام" کے سراسر غلط پروپیگنڈا کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ مطبوعہ "الفضل" ۱۶ جون ۱۹۴۴ء میں سے ادھورا اقتباس پیش کرکے اس نے کیا ہے حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال اور بے نظیر شان پیش کی ہے۔ اور یہ وہ نظریہ ہے جس کو لے کر ہم غیر مذاہب کے سامنے احسن طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا افضل الرسل ہونا ثابت کر سکتے ہیں!

۲۔ ہم ذمہ وار حکام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ یہ ناپاک پروپیگنڈا کرنے والوں کے خلاف جس سے نقص امن کا خدشہ ہے فوری کارروائی کریں۔

خاکسار سردار شاہ امیر جماعت احمدیہ جہلم

(۵)

بروز اتوار ایک غیر معمولی اجلاس جماعت احمدیہ پٹیالہ کا منعقد کیا گیا۔ جس میں غیر احمدیوں اور پیغامیوں کی افتراء پردازی اور جھوٹے پروپیگنڈے کے خلاف جو اس وقت ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ اظہار نفرت کیا گیا۔ عبداللطیف خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ پٹیالہ

(۶)

۲۱ جولائی بعد از نماز جمعہ غیر مبایعین کی فتنہ پردازی کے خلاف احتجاجی جلسہ زیر صدارت جناب سید منور شاہ صاحب منعقد ہوا جس میں بالاتفاق پاس ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ چک ۲۲۶ جنوبی سرگودہا کا یہ اجلاس پیغامیوں کے سراسر غلط اور شرمناک پروپیگنڈا پر اظہار نفرت کرتا ہے۔

سید غلام جیلانی شاہ سیکرٹری مال

ایک ضروری تصحیح

حضرت سیدہ ام طاہر احمد رضی اللہ عنہا کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو مضمون ۱۲ جولائی کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے۔ اسمیں حضور کی ایک عربی نظم بھی درج ہے۔ اس نظم کے دوسرے شعر کے پہلے مصرعہ کے آخری لفظ پر غلط اعراب پڑ گئے۔ اسلئے مکمل شعر اصلاح کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حِیْزَتْ کَصَیْدٍ صِیْدَ فِی الصُّبْحِ غِیْلَۃً
قَدْ غَابَ عَنِّیْ مَقْصَدِیْ وَمَرَامِیْ

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کا اجلاس

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ کیلئے عہدیداران کے نئے انتخاب کیلئے انجمن کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۳۰، ۳۱ ماہ وفا جولائی ۱۳۲۳ھش / ۱۹۴۴ء بمقام حیدر آباد منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جماعتہائے سندھ کے نمائندگان اور پراونشل انجمن کے عہدیداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ براہ کرم تاریخ مذکورہ پر حیدر آباد پہنچ جائیں۔ انتخاب کے علاوہ حسب ذیل امور پر بھی احباب سے مشورہ لیا جائیگا۔

(۱) پراونشل فنڈ کی مضبوطی۔ (۲) تقرر مستقل کلرک برائے دفتر امیر صاحب (۳) سندھ میں تبلیغ کی توسیع۔ (۴) اشاعت لٹریچر بزبان سندھی وانگریزی (۵) تقرر مستقل پراونشل مبلغ یا مبلغ سندھ کو سب سڈی (۶) پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت کا جماعتوں میں دورہ (۷) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی نہ کسی کتاب کے ترجمہ کی سالانہ اشاعت۔ فقط ۱۵ وفا ۱۳۲۳ھ

(حسب الحکم امیر صاحب سندھ پراونشل انجمن احمدیہ ڈاکٹر احمد دین کنری)

مکرم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ کا نکاح

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مشورہ کے مطابق بتاریخ ۸ رجب مطابق ۲۹ احسان کبابیر میں ایک مخلص احمدی خاندان یعنی الحاج صالح الحاج عبدالقادر العودۃ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کبابیر کی نواسی سیدہ حکمت بنت الشیخ عباس العودۃ کے ساتھ ہوا۔ اور رخصتانہ کے لئے ۲ شعبان کی تاریخ مقرر ہوئی تھی۔ جو امید ہے کہ ہو چکا ہوگا۔

ہم اس تقریب پر مولوی صاحب اور ان کی زوجہ کے خاندان کو مبارکباد دیتے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ یہ تعلق نہ صرف دونوں خاندانوں کیلئے مبارک کرے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے لئے بھی مفید بنائے۔

ضروری اطلاع

سیکرٹری صاحب ٹاؤن کمیٹی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ قادیان میں گلگھوٹو کی بیماری سے بعض مویشی مر گئے ہیں۔ اس بیماری کے انسداد کیلئے مویشیوں کو ۳۰ جولائی بوقت ۸ بجے صبح ریلوے اسٹیشن پر ٹیکہ لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مویشی رکھنے والے اصحاب ضرور اپنے مویشیوں کو

سال ہفتم کا تیسرا امتحان ... "انقلاب حقیقی" (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں

(۲)

(۱۰) قال ابن ابی واطیل الشعبۃ یقول وفی بعض الاحادیث الشیعۃ تقول انہ ھو المسیح مسیح السائح من ال محمد قلت وعلیہ حمل بعض المتصوفین حدیث لا مہدی الا عیسیٰ ای لا یکون مہدی الا المہدی الذی نسبتہ الی الشریعۃ المحمدیۃ (ابن خلدون جلد ا صہ ۲۷۳) یعنی ابن ابی واطیل کا قول ہے۔ کہ شعبہ کی رائے ہے (اور بعض احادیث میں شعبہ کی بجائے شیعہ ہے) کہ وہی یعنی آنے والا مہدی ہی مسیح بلکہ مسیح السائح ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت سے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اسی وجہ سے بعض متصوفین حدیث لا مہدی الا عیسیٰ کے یہ معنی سمجھتے ہیں۔ کہ اس مہدی یعنے آنے والے مسیح موعود کی نسبت شریعت محمدیہ کی طرف کی جائیگی۔ یعنی وہ امتی ہوں گے۔" یہ حوالہ نہایت صاف طور پر بات واضح کرتا ہے۔ کہ آنے والے مہدی ہی نہ صرف مہدی بلکہ مسیح موعود بھی ہوں گے یعنی مسلمانوں کے لئے مہدی اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود۔

(۱۱) قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا ان ابن مریم لیس بینی وبینہ نبی الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی (رواہ ابن العساکر وابو داؤد) یہ حدیث بھی بالکل واضح طور پر یہ امر ثابت کرتی ہے۔ کہ موعود آخر الزمان دو یا زیادہ نہیں بلکہ ایک ہی ہے۔ جسکے مختلف نام ہیں۔ اس حدیث میں حضورؐ نے آنے والے مسیح موعود کو اپنا خلیفہ کہا ہے۔ اور ادھر مہدی کو بھی حضورؐ نے اپنا خلیفہ اور امام کہا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی مقصد کے لئے اماموں اور خلیفوں کا ہونا بے معنی اور صریح طور پر اس حدیث کے خلاف ہے جس میں آتا ہے کہ اذا بویع الخلیفتین فاقتلوا الآخر کہ جب ایک وقت میں دو خلیفوں کی بعیت کی جائے۔ تو ایک کو قتل کرنا یا معزول کرنا چاہیئے۔

(۱۲) المہدیون ثلاثۃ مہدی الخیر عمر بن عبد العزیز ومہدی الدم ھو الذی یسکن علیہ الدماء ومہدی الدین وھو عیسیٰ (حجج الکرامہ صہ ۳۸۶) کہ مہدی تین ہیں۔ خیر کے مہدی اور وہ عمر بن عبد العزیز ہیں۔ خونی مہدی وہ جس پر لوگوں کے خون بہائے جائیں گے۔ اور دین اسلام کا مہدی اور وہ مسیح موعود ہیں۔

(۱۳) شیعوں کے مشہور شامی عالم اپنی تالیف "البرہان" صہ ۵۱-۵۲ پر لکھتے ہیں وقد قال مقاتل ابن سلیمان ومن تابعہ من المفسرین فی تفسیر قولہ تعالیٰ "وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا" قال ھو المہدی یکون فی اخر الزمان۔ کہ مقاتل ابن سلیمان اور اس کے ساتھی مفسرین نے آیت وانہ لعلم للساعۃ کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہاں انہ سے مراد مہدی ہیں۔ جو آخری زمانے میں مبعوث ہونگے۔ گویا ان کے عقیدے کے مطابق عیسٰے ابن مریم اور مہدی ایک ہی وجود ہوگا۔ ورنہ عیسٰے علیہ السلام کے صریح ذکر کی موجودگی میں اس آیت کے پہلے آچکا ہے۔ وہ اس سے مراد مہدی ہرگز نہ لیتے۔

(۱۴) شیخ محمد اکرم العابری اپنی کتاب "اقتباس الانوار" میں لکھتے ہیں والبعض یرودن ان روح عیسٰی یحل فی المہدی علیہ السلام ونزولہ عبارۃ عن بروزہ المہدی کہ بعض کا خیال ہے۔ حضرت عیسٰے کی روح مہدی آخر الزمان میں حلول کرے گی۔ اور عیسٰے کے نزول سے درحقیقت ظہور مہدی مراد ہے۔ جو عیسٰے کا بروز ہوگا۔

(۱۵) الاستاذ عمر الطیبی اخبار الف باء نمبر ۳۹۹۴ میں لکھتے ہیں۔ ان ھناک فریقاً کبیراً من کبار رجال السنۃ والجماعۃ یقولون لا مہدی الا عیسیٰ کہ علماء اہل سنت میں سے علماء کے ایک بہت بڑے گروہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ سوائے مسیح موعود کے جو آخری زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ اور کوئی مہدی نہیں۔

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ آنے والا مسیح موعود ہی مہدی ہے۔ پس ان احادیث نبویہ اور اقوال سلف وخلف کی موجودگی میں کسی شخص کا یہ کہنا کہ اجماع امت اس بات پر ہے۔ کہ مسیح اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں نہ صرف ہٹ دھرمی اور دھوکہ ہے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سلف وخلف صالحین پر صریح افترا ہے۔

مسیح اور مہدی کی مشابہتیں

اس کے علاوہ ایک اور قابل ذکر امر جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والا مسیح اور مہدی دراصل ایک ہی وجود ہے یہ ہے کہ جو باتیں اور علامات ایک کے متعلق احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ قریباً وہی اور انہی الفاظ میں دوسرے کے متعلق مذکور ہیں مثلاً (۱) دونوں کا ایک ہی زمانے میں ظاہر ہونا (۲) دونوں کا حلیہ قریباً ایک ہی ہونا۔ مسیح موعود کے متعلق آتا ہے فاذا رجل آدم کاحسن ما یریٰ من آدم الرجال (بخاری) اور مہدی کے متعلق لکھا ہے آدم ضرب حسین من الرجال نعیم بن حماد (۳) دونوں کا تقریباً ایک ہی عرصہ دنیا میں رہنا۔ مثلاً مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ چالیس سال کام کرے گا۔ مہدی کے متعلق بھی گو اختلاف ہے۔ مگر اکثر روایات میں ۴۰ سال ہے (۴) دونوں کے لباس میں مشابہت مسیح موعود کے متعلق آتا ہے ینزل بین مہرودتین بخاری ومسلم اور مہدی کے متعلق بھی آتا ہے۔ علیہ عباءتان قطوانیتان کانہ من رجال بنی اسرائیل (ابوداؤد) (۵) دونوں کا کام اور لقب کا ایک ہی ہونا۔ مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے۔ اماماً مہدیاً حکماً عدلاً اور اماماً مقسطاً وامامکم منکم اور مہدی کے متعلق بھی یہی الفاظ آتے ہیں۔ یملاء الارض قسطاً وعدلاً پھر مہدی کے متعلق بھی یقسم المال ویعمل بسنۃ نبیہم اور یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب آتا ہے (ابوداؤد۔ کنز العمال جلد ۲ اور حجج الکرامہ) اور مسیح موعود کے لئے بھی یہی الفاظ مشہور ہیں۔ بخاری ومسلم۔ اسی طرح مہدی کے متعلق آتا ہے یظہر الاسلام ویجدد الدین ویہلک الکافرین (بحار الانوار جلد ۹ صہ ۱۶۹) اور مسیح موعود کے متعلق بھی آتا ہے۔ یہلک اللہ فی زمنہ الملل کلہا الا الاسلام (حجج الکرامہ واقتراب الساعۃ) پھر مسیح موعود کے متعلق آتا ہے۔ یضع الحرب وہ خونریزی نہیں کرے گا۔ مہدی کے متعلق بھی بعض کا یہی خیال ہے۔ (ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صہ ۳۶۳)

نتیجہ

مذکورہ بالا مشابہتوں سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ احادیث میں مسیح اور مہدی دونوں نام ایک ہی شخص کے دو لقب اور ایک ہی وجود کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک طرف اسرائیلی مسیح کے مثیل ہونے کی وجہ سے اسے عیسٰی ابن مریم کہا گیا ہے۔ اور دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ اور مثیل ہونے کے لحاظ سے اس کا نام احمد رکھا گیا۔ اور مہدی کے لقب سے پکارا گیا ہے۔ گویا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمٰعیلی تھے۔ لیکن اسرائیلی انبیاء کے بھی مثیل تھے۔ اسی طرح حضور کے خلیفہ اور روحانی بیٹے کی بھی دو شانیں لازمی تھیں۔ پس مہدی میں دونوں مشابہتوں کا ہونا ایک طبعی امر تھا۔ اور اسی تقاضے کی وجہ سے اسے یہ دو نام دیئے گئے۔ تا اس کی اسماعیلی اور اسرائیلی شانیں پہچانی جاسکیں۔ کیونکہ وہ عیسائی اور مسلمان دونوں قوموں کا موعود ہے۔

پس جو لوگ ہمیں اس لئے کافر کہتے ہیں۔ کہ ہم مسیح اور مہدی کو ایک ہی وجود قرار دیتے ہوئے یہ مانتے ہیں کہ وہ حضرت احمد علیہ السلام کی شخصیت میں ظاہر ہو چکے ہیں (جیسا کہ رسالہ عرفان میں کیا گیا ہے) ان کو ان احادیث اور دیگر حوالوں پر غور سے نظر ڈالنی چاہیئے۔

احقر محمد صدیق امرتسری مجاہد سیرالیون

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ

دیہات میں تبلیغ

علاوہ یوم التبلیغ کے خاکسار اس عرصہ میں ۲۳ راپریل کو Usamba ٹبورا سے سات میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے وہاں گیا اور سلطان سے ملا۔ اسے تبلیغ کے علاوہ ترغیب دی کہ اپنے علاقہ کے لڑکوں کو تعلیم دلانے کا انتظام کرے۔ اور سکول میں والدین لڑکوں کو بھجوانے کیلئے کہے۔

۳۰ راپریل کو خاکسار برادرم معلم امری عبیدی اور معلم یوسف دینا کو ساتھ لے کر Tulua ٹبورا سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر گئے۔ ساڑھے چار گھنٹے کے بعد ہم وہاں پہنچے۔ اور ایک معلم اور اس کے ساتھ دیگر چھ آدمیوں کو احمدیت کی تبلیغ کی۔ ہم تینوں نے اپنے اپنے رنگ میں ان لوگوں کو سمجھایا۔ رات کو آٹھ بجے ہم واپس پندرہ میل کا سفر کر کے ٹبورا پہنچے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ آمین۔

تعلیم و تربیت

عرصہ زیر رپورٹ میں معلم امری عبیدی جو لطور معاون مبلغ اسوقت دار التبلیغ میں کام کر رہے ہیں۔ انہیں ایک سپارہ کا ترجمہ قرآن مجید مختصر تفسیر کیساتھ پڑھایا گیا۔ اور ضروری مسائل کے متعلق انہیں سمجھایا جاتا رہا اسوقت تین سپاروں کا ترجمہ پڑھ چکے ہیں۔ اسکے علاوہ فقہ کے متعلق انہیں بعض نوٹس لکھائے۔

افریقن احمدی جو بڑی عمر کے ہیں انہیں اپنے دستخط کرنا اور نام لکھنا سیکھنے کے لئے تحریک کی گئی۔ اور اس تحریک کے نتیجہ میں بفضل خدا بعض بوڑھے احباب نے اپنا نام لکھنا سیکھا۔ اور دوسرے بھی سیکھ رہے ہیں۔ گورنمنٹ افریقن سکول ٹبورا میں برادرم معلم امری عبیدی صاحب حسب دستور ہفتہ میں دو بار مذہبی تعلیم کیلئے جاتے رہے۔ اور پون گھنٹہ ہر بار طلبہ کو دینی امور کے متعلق لیکچر دیتے رہے۔ اس عرصہ میں آٹھ بار گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بائیبل میں۔ سورۃ فاتحہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی۔ مختلف سوالات کے جوابات۔ سورہ فاتحہ کا ترجمہ و تفسیر وغیرہ مضامین بیان کئے۔ آخری ہفتہ کو دوسری Term میں سکول کے بڑے طلباء کی ایک بہت بڑی تعداد میں خاکسار نے لیکچر دیا۔ کہ دنیا میں جب کہ کثرت سے مذاہب پائے جاتے ہیں ان سب کو چھوڑ کر کیوں اسلام قبول کرنا چاہیئے۔

سکھوں کے گوردوارہ میں لیکچر

۱۳ راپریل سکھ دوستوں کا بیساکھی کا تہوار تھا جس میں انہوں نے کئی روز پہلے سے دعوت دے رکھی تھی۔ بعد نماز عشاء مجھے یہاں گوردوارہ میں پہلی مرتبہ جانے کا موقعہ ملا۔ میں نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ سکھوں کے دسویں گرو جنہوں نے موجودہ شکل و صورت میں سکھ دھرم کو قائم کیا۔ اور پانچ ککوں پر بنیاد رکھی۔ ایک ککا ان میں سے کرپان ہے قرآن مجید نے خذوا حذرکم کی تعلیم دی ہے۔ اپنا بچاؤ ساتھ رکھنے سے بڑھ کر خود اپنے میں جرأت پیدا ہوتی ہے بلکہ دشمن کو بھی ڈر رہتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے سکھ احباب نے لیکچر بہت پسند کیا۔ اور بہت خوشی اور شکریہ کا اظہار کیا۔

اعلیٰ حکام کو دعوت چائے

۱۵ راپریل کو آنریبل مسٹر الیشرووڈ جو محکمہ تعلیم کے ڈائرکٹر ہیں۔ اور گذشتہ کئی سالوں سے جن کیساتھ محبت کے تعلقات ہیں۔ اور جماعت کے کئی اہم کاموں میں انہوں نے امداد کر کے نہایت شریفانہ سلوک کیا۔ وہ لوکل لیو پر ٹبورا آئے۔ اور اسی دن عصر کے قریب اپنی اہلیہ اور بعض دوسرے یورپین دوستوں کیساتھ بغیر مجھے اطلاع کئے احمدیہ مسجد دیکھنے کیلئے تشریف لے آئے جب دیکھ کر وہ تھوڑی دور واپس جا چکے تو مجھے اطلاع ہوئی۔ میں انہیں جا کر ملا۔ اور معاً انہوں نے اپنی اہلیہ مسز الیشرووڈ سے تعارف کرایا جسپر اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر میں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور مجھے اسلام کی تعلیم بیان کرنیکا موقعہ مل گیا۔ پون گھنٹہ ہم کھڑے کھڑے بازار میں اس مضمون پر باتیں کرتے رہے۔ اور انہوں نے میرے اس طریق کو جو عین اسلامی تعلیم کے مطابق تھا بہت پسند کیا۔ دوسرے دن میں نے مسٹر الیشرووڈ اور مسز الیشرووڈ کو پارک ہوٹل میں دعوت چائے دی۔ اور ان کے علاوہ پراونشل کمشنر مسٹر فاسٹر سپرنٹنڈنٹ پولیس ویسٹرن پراونس۔ کیپٹن بیلی اور مسز بیلی۔ مسٹر ولیم انسپکٹر آف سکولز اور مسز ولیم مس بین کاک ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز سکول اور مسٹر نج پرسنل اسسٹنٹ پراونشل کمشنر مدعو تھے۔ ڈسٹرکٹ کمشنر کو بھی دعوت دی تھی۔ مگر وہ بوجہ بیماری نہ آسکے۔ اس موقعہ پر ہوٹل والوں نے کہا۔ کہ پراونشل کمشنر آجتک ہوٹل میں نہیں آیا شاید وہ اس موقعہ پر بھی نہ آئے۔ مگر وہ نہایت خوشی سے آیا۔ اور پراونشل کمشنر اور مسٹر الیشرووڈ سے اس دوران میں سلسلہ کے متعلق اور سلسلہ کی ملٹری خدمات اور موجودہ جنگ میں غیر معمولی تعداد میں بھرتی پر اور خصوصاً قادیان کے افراد کی تعداد جو اس وقت ملٹری کے کاموں میں حصہ لے رہی ہے بہت خوش ہوئے۔ پراونشل کمشنر صاحب چند ماہ سے اس صوبہ میں نئے آئے ہیں۔ پہلا کمشنر جس نے مسجد کے معاملہ میں مخالفت کی تھی تبدیل ہو گیا ہے۔ اور اس طرح نئے کمشنر سے تعاون کا عمدہ موقعہ مل گیا مسجد کے افتتاح اور جماعت کی دیگر مساعی اور مختلف ممالک کے مشنوں کا ذکر بھی ہوتا رہا۔ تمام مہمان بار بار خوشی و مسرت کا اظہار کرتے رہے۔ بلکہ اس بے تکلفی سے کھایا پیا کہ بالعموم عام پارٹیوں میں جو تکلف پایا جاتا ہے وہ نہ تھا۔ اور ان کی خواہش تھی کہ میں اپنے گھر میں انہیں بلاؤں۔ لیکن بوجہ فرنیچر اور سامان نہ ہونے کے ہوٹل میں انتظام کر دیا۔ اسی دن صبح بذریعہ ٹیلیفون خواتین کو پیغام بھیج دیا۔ کہ میں مصافحہ نہ کرونگا اور نہ ہی کوئی دوسرا احمدی۔ چنانچہ اسکے مطابق انہوں نے ہاتھ نہ بڑھائے۔ اور اسکی فلاسفی و حکمت دریافت کرتی رہیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء مطابق ۱۳۲۳ ہش

احباب سے درخواست ہے کہ آئندہ جلسہ سالانہ کی تقاریر کیلئے مضامین تجویز فرما کر ناظر دعوۃ و تبلیغ

مولوی محمد علی صاحب کیلئے بائیس ہزار روپیہ انعام

۲۲۰۰۰

مولوی محمد علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر زماں اور نبی و رسول مانتے رہے ہیں اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں اسوقت سے انکی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کیلئے جان بوجھ کر انکو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے اور انکے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے"۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اسکا حلفاً اظہار نہیں کرتے جس کے لئے ہم آپکو دو سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کیساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کھیل کب تک کھیلتے رہو گے؟ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو!!

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کیلئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیال ہیں انکو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کیلئے تیار کریں اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپیہ کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعلان برائے تعمیل سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت

جملہ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے دوستوں کی عدم توجہی کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی اشاعت بہت کم ہو گئی ہے۔ اور سرمایہ کی کمی کے باعث متعدد کتب نایاب ہو چکی ہیں۔ اور انکی طباعت کا بوجہ سرمایہ نہ ہونے کے کوئی بندوبست نہیں ہو سکا۔ آپ جماعت کے دوستوں کو جمعہ کے دن یا اتوار کے دن جیسا آپ مناسب خیال فرمائیں۔ جمع کر کے ان کے سامنے اس اہم کام کی اہمیت واضح فرمائیں اور دوستوں کو خرید کتب کی تحریک کریں اور آئندہ بھی وقتاً فوقتاً ایسی تحریکیں کرتے رہا کریں۔ تاکہ سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جلد سے جلد دنیا کے تمام کونوں میں پھیل جائیں۔

اور وہ سعید رُوحیں جو رُوحانیت کی شیدا ہیں۔ اس آب حیات کو پی کر ابدی زندگی حاصل کریں۔ آئندہ ہر ماہ رپورٹ میں اس کا ذکر کیا کریں ٭ ناظر تالیف و تصنیف

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

"الفضل" کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ اگست ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کی اطلاع کیلئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سُرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب اطلاع پاتے ہی رقم ارسال فرماویں۔ بصورت دیگر اگست کے پہلے ہفتہ میں ان کی خدمت میں وی پی ارسال ہوں گے ٭ (مینیجر الفضل)

اِعلان برائے خریداران اراضی

۱۔ جن احباب نے براہ راست مجھ سے اراضی خرید کی ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اراضی خرید کردہ اپنے نام داخل خارج کرائیں اگر کسی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ جب سے انہوں نے اراضی خرید کی ہے چھ آنے فی کنال سالانہ کے حساب سے معاملہ سرکاری ادا کریں۔

۲۔ باوجود اس اعلان کے اگر خریدار صاحبان مال کے کاغذات میں نہ اپنے نام کریں۔ اور نہ سرکاری معاملہ ادا کریں۔ تو انکو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی اراضی کی کاشت میں اپنی نگرانی میں کراؤنگا۔ اور قبضہ اُس وقت دُونگا۔ جب مذکورہ شرائط کو وہ پُورا کر دیں گے۔

۳۔ بعض احباب نے ایسے لوگوں سے میری فروخت کردہ اراضیات خرید کی ہیں جنکے نام ابھی رقبہ کاغذات مال میں انتقال نہیں ہوا تھا۔ اور ان کے ذمہ ابھی میرا بقایا موجود تھا۔ اسلئے ایسی خرید و فروخت میں تسلیم نہیں کرتا۔ اسلئے ایسے احباب کو چاہیئے کہ رقبہ فروخت کنندہ کے ذریعہ رقبہ اپنے نام کروائیں۔ ورنہ الیحماہ کے بعد وہ خریدار متصوّر نہ ہونگے۔ مجھے اپنا بقایا وصول کرنیکے لئے رقبہ اپنے قبضہ میں لینا پڑیگا پس احباب متنبہ رہیں!

خاکسار خان محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ قادیان

تحریک قرضہ پچاس ہزار کی

ان تمام احباب کی اطلاع کیلئے جنہوں نے تحریک قرضہ پچاس ہزار میں کوئی رقم دی ہوئی ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ دفتر ہذا کی رسیدات واپس کر کے اپنا تمام روپیہ واپس منگوالیں۔ کیونکہ اب قرضہ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں رہی رسیدات کو واپس کرنے سے قبل ان کی پشت پر رسید وصولی تحریر کر دیں ٭ ناظر بیت المال

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ روس اور پولینڈ کے تعلقات کے بارہ میں فیصلہ کرنے کے لئے پولینڈ کے وزیر اعظم ماسکو روانہ ہو گئے ہیں۔ نیشنل لبریشن کمیٹی اور سوویٹ گورنمنٹ میں سمجھوتہ کے اعلان کے چند ہی گھنٹہ بعد وہ ماسکو روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ نارمنڈی کے محاذ پر سان لو کے مغرب میں جو اتحادی ٹینک دستے جرمن مورچوں میں گھس گئے ہیں۔ وہ اپنی پیدا کردہ دراڑ کو اور چوڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ برطانی اور کینیڈین فوجوں کے مورچہ پر لڑائی مدہم ہے۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ بالٹک کی ریاستوں میں جرمنوں کا حال خراب تر ہوتا جا رہا ہے۔ روسی سیلاب ان کو بہائے لئے جا رہا ہے، مارشل سٹالین نے چند ہی گھنٹوں میں پانچ احکام جاری کئے۔ جن میں روسی فتوحات کا ذکر ہے۔ شمالی لیتھونیا میں روسیوں نے ایک ایسے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں تمام ریلیں اور سڑکیں آکر ملتی ہیں۔ اور اس سے لٹویا اور استھونیا کی جرمن فوجوں کے بچ نکلنے کا رستہ بھی بند ہو گیا ہے۔ پولینڈ میں بیالسٹک پر بھی روسی قبضہ ہو چکا ہے۔ جو دشمن کی ایک اہم چھاؤنی تھی۔ یہ مقام جرمن سرحد سے صرف چالیس میل ہے۔ روسیوں نے دریائے وسچولا کو بھی پار کر لیا ہے۔ اور اب شمال مغرب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ ملک معظم اٹلی میں آٹھویں فوج کے محاذ پر پہنچے۔ اور اس کے کمانڈر کو نائٹ ہڈ کا تمغہ دیا۔ تین فوجیوں کو وکٹوریا کراس بھی لگائے۔ جن میں سے ایک آٹھویں پنجاب رجمنٹ کا ہندو سپاہی ہے۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ بحیرۂ روم کے اڈوں سے اڑ کر کل بھاری امریکن بمباروں نے بوڈاپسٹ پر حملہ کیا۔ اور ڈینیوب کے کنارے دشمن کے فوجی ٹھکانوں کی خبر لی۔

واشنگٹن ۲۸ر جولائی۔ امریکن فوج نے جزیرہ ٹنیان کے ایک تہائی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ایک ایسے پہاڑ پر قابض ہو چکی ہے۔ جو سارے جزیرہ پر چھایا ہوا ہے۔ جزیرہ گوام کا بھی قریباً نصف حصہ سر ہو چکا ہے۔

بمبئی ۲۸ر جولائی۔ گاندھی جی نے لارڈ ویول سے ملاقات کی دوبارہ درخواست کی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسے بھی وائسرائے نے نامنظور کر دیا ہے۔

دہلی ۲۸ر جولائی۔ حکومت ہند نے اپنے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ پانچ سو روپیہ تنخواہ پانے والوں کو پچاس روپیہ زائد ملے گا۔

روم ۲۸ر جولائی۔ اٹلی کے وزیر اعظم نے وزارت خارجہ کے افسروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عارضی صلح کی شرائط بہت سخت ہیں۔ مگر یہ امر موجب اطمینان ہے کہ اتحادیوں نے مناسب وقت پر ان میں ترمیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ ڈاکٹر گوبلز نے تقریر کرتے ہوئے دھمکی دی۔ کہ جرمنی جلد ہی ایسے خوفناک اسلحہ استعمال کرنیوالا ہے۔ کہ دشمن دنگ رہ جائے گا۔ اور کوئی جواب اس سے بن نہ پڑے گا۔ ہم جلد ہی جنگ کا نقشہ بدل دیں گے۔ اور دنیا حیران رہ جائے گی۔ جنگ کرنے کے ہمارے اپنے طریقے اور ہمارے اپنے مخصوص ذرائع ہیں۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ نارمنڈی میں جرمن مزاحمت بہت ہی شدید ہو گئی ہے۔ کل امریکن ہوائی جہازوں کے سایہ میں اتحادی فوج نے بڑے زور کا حملہ کیا۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس محاذ پر خود ہٹلر کمان کر رہا ہے۔ تا جرمن سپاہی اس کی موجودگی کی وجہ سے پوری بے جگری سے لڑیں۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ ڈاکٹر گوبلز نے ہٹلر پر حملہ کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حملہ چار بجے شام کیا گیا۔ حملہ آوروں نے ہٹلر کی ہلاکت کی خبر مشہور کر دی۔ اور برلن میں گورنمنٹ بلڈنگز کی محافظ فوجوں کو تمام دفاتر پر قبضہ کر لینے کا حکم دیا۔ مگران فوجوں کے کمانڈر نے ٹیلیفون پر مجھ سے ہدایات طلب کیں۔ اور سب راز کھل گیا۔ سازشی ایک ریٹائرڈ جنرل کو سول کا ہیڈ اور ایک موقوف شدہ جرنیل کو فوجی ہیڈ بنانا چاہتے تھے۔ مخالفین کو ہٹلر سے صرف اس وجہ سے عداوت ہے۔ کہ وہ ایک معمولی گھرانہ میں پیدا ہوا۔ حملہ آور ہوائی جہاز میں پہنچا اور اس نے مادہ آتشگیر ایک اٹیچی کیس میں رکھا ہوا تھا۔ جسے دھکیل کر اس نے وہاں کر دیا۔ جہاں ہٹلر نے پاؤں رکھے ہوئے تھے۔ جرمنی کے دشمن سن رکھیں۔ کہ ہم اصل جنگ تو اب شروع کر رہے ہیں۔

چنگنگ ۲۸ر جولائی۔ چین کے انفارمیشن منسٹر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ چینی گورنمنٹ اور کمیونسٹ پارٹی میں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ سمجھوتہ کا مسودہ مارشل چیانگ کائی شیک نے مرتب کیا تھا۔ اس کے رو سے چین میں کمیونسٹ پارٹی کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔

جوہنسبرگ ۲۸ر جولائی۔ رضا شاہ پہلوی سابق شاہ ایران ایک مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ نارمنڈی میں جو امریکن فوجیں چالیس میل لمبے محاذ پر حملے کر رہی ہیں۔ وہ سان لو کے مغرب میں تین میل دور تک جرمن مورچوں میں گھس گئی ہیں۔ سان لو کے مشرق میں بھی جرمن مورچوں کو توڑ دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۸ر جولائی۔ امریکہ کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ارجنٹائن میں جن لوگوں کو اقتدار حاصل ہے وہ جرمنوں کے دوست ہیں۔ اس لئے ان سے بات چیت کرنا عبث ہے۔ حال میں اس ملک کی حکومت نے اتحادی ممالک سے اخباری کاغذ منگوایا اور پھر وہ جرمن اخبارات کو دے دیا۔

دہلی ۲۸ر جولائی۔ سپلائی کوئلے کی صورت حالات کچھ مدت سے خراب تر ہو رہی ہے، مگر اب تو نہایت ہی خطرناک ہو گئی ہے۔ ریلوے حکام کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کہ کوئلے کے معاملہ میں جس قدر بھی کفایت شعاری سے کام لیا جا سکے۔ بہتر ہو گا۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ ملک معظم نے پہلی بار ہندوستانی فوج کو اٹلی میں لڑتے دیکھا۔ اس وقت فرنٹیئر فورس رجمنٹ لڑ رہی تھی۔ آپ کے آنے کی خبر گو پوشیدہ رکھی گئی۔ پھر بھی پھیل گئی۔ اور دو گھنٹہ قبل ہی سڑک پنجابی سپاہیوں سے بھر گئی۔ رات آپ جرنیلوں کے ساتھ ایک ایسی جگہ ٹھہرے۔ جہاں دشمن کی توپیں گولے پھینک سکتی تھیں۔

واشنگٹن ۲۸ر جولائی۔ مشرقی ایشیا کے سمندروں میں برطانی آبدوزوں کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے دشمن کے اکیس سپلائی کے جہاز ڈبو دیئے۔ اور بہت سے جہازوں کو نقصان پہنچایا۔ سماٹرا کے شمالی کنارے پر بھی گولہ باری کی گئی۔

دہلی ۲۸ر جولائی۔ اتحادی فوج ٹلیل ٹامو روڈ پر برابر بڑھ رہی ہے۔ اس نے دشمن کی تین مزید چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اکھرل کے جنوب میں بھی ایک میل پیشقدمی کی گئی۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ روسی فوجوں کو بالٹک سے لیکر کارپیتھین پہاڑوں تک برابر کامیابی ہو رہی ہے۔ اور اب وہ وارسا سے تیس میل پر ہیں۔

لنڈن ۲۸ر جولائی۔ نارمنڈی کے مورچہ کے مغربی علاقہ میں اتحادی فوجیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ کومو کے مغرب کی طرف بھی کچھ علاقہ پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ کان کے جنوب میں وہ اپنی چوکیوں پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ دشمن نے کئی بار جوابی حملے کئے۔ مگر ہماری توپوں نے گولہ باری کر کے اس کی فوجوں کو تتر بتر کر دیا۔ موسم بہت خراب ہے اس لئے ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں بند رہیں۔